43166-کیا بیوی کوراضی رکھناضروری ہے

سوال

خاوند اپنی بیوی کے سلسلہ میں کیا واجبات ہیں، کیا بیوی کو راضی رکھنا واجب ہے یا نہیں ؟

میرا خاوند میرے ساتھ اپنے خاندان کے باقی افراد جیسے معاملات نہیں کرتا، مجھ سے زیادہ اپنے والدین اور بہن بھائیوں کا خیال کرتا ہے، میں چاہتی ہوں کہ جس طرح انہیں خوش رکھتا ہے مجھے بھی رکھے اور میرا اہتمام کرے، کیا آپ مجھے کوئی ایسا سبب بتا سکتے ہیں جو میں خاوند کو بتاؤں تاکہ وہ مجھ سے زیادہ محبت کرنے لگے اور میرا زیادہ خیال کرے ؟

پسندیدہ جواب

خاوند پر اپنی بیوی کے ساتھ حسن معاشرت اور حسن سلوک کرنا واجب ہے، خاوند کو اپنی بیوی کے کھانے پینے اور لباس و رہائش وغیرہ کا خرچ اٹھانا چاہیے؛ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اور ان عورتوں کے ساتھ حسن معاشرت کے ساتھ پیش آؤ}.النساء (19).

اور ایک دوسرے مقام پر اللہ رب العزت کا فرمان اس طرح ہے :

.{اور ان عورتوں کو بھی اسی طرح حق حاصل ہیں جس طرح ان پر ہیں اچھے طریقہ کے ساتھ، اور مردوں کو ان عورتوں پر مرتبہ حاصل ہے، اور اللہ تعالی غالب وحکمت والا ہے}.البقرۃ (228).

امام احمد اور ابوداود رحمہ اللہ نے معاویہ بن حیدۃ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا :

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے کسی کی بیوی کے ہم پر کیا حقوق ہیں ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جب تم خود کھاؤ تو بیوی کو بھی کھلاؤ، اور جب تم پہنو تو بیوی کو بھی پہناؤ اور اس کے چہرے پر مت مارو، اور نہ ہی اسے قبیح اور برا کہو اور گھر کے علاوہ اس سے کہیں بائیکاٹ مت کرو"

مسند احمد حدیث نمبر (200025) سنن ابوداود حدیث نمبر (2142).

ابوداود رحمہ اللہ کہتے ہیں : تم اسے قبیح مت کہو کا معنی یہ ہے کہ تم اسے اللہ تیرا برا کرے مت کہو.

علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابوداود میں اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے.

اور پھر کئی ایک احادیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی عورتوں کے ساتھ بہتر سلوک کرنے کی وصیت فرمائی ہے، اس لیے خاوند کو اللہ سبحانہ وتعالی کا ڈر اور تقوی اختیار کرتے ہوئے بیوی سے حسن سلوک کرنا چاہیے، اور ہر ایک کو اس کا مقرر کردہ حق دینا چاہیے، کیونکہ والدین کے ساتھ حسن سلوک اور صلہ رحمی بیوی کے ساتھ حسن سلوک اور اس کی تکریم کے

منافی ومتعارض نہیں، اس کے لیے آپ اپنے خاوند کوجس کی نصیحت کرسکتی ہیں وہ سب سے بہتر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا درج ذیل فرمان ہے :

"تم میں سے سب سے اچھا اور بہتر وہی ہے جو اپنی بیوی کے لیے اچھا ہے، اور میں تم میں سے اپنی بیویوں کے لیے سب سے بہتر اور اچھا ہوں"

سنن ترمذی حدیث نمبر (3895) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1977) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتری اور خیر کا معیار بیوی کا اکرام بنایا ہے، اس لیے جو کوئی بھی مسلمانوں میں سب سے بہتر اور اچھا بننا چاہتا ہے تو وہ اپنی بیوی سے حسن سلوک کرے، اور یہ حسن سلوک بیوی بچوں اور عزیز و اقارب سب کو شامل ہے.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ :

"تم جو کچھ بھی اللہ کی رضا کے لیے خرچ کرو گے اس کا اللہ کے ہاں اجر و ثواب پاؤ گے، حتیٰ کہ وہ لقمہ جو تم اپنی بیوی کو کھلاؤ گے اس کا بھی اجر ملے گا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (56).

آپ کو بھی چاہیے کہ آپ اپنی معاملات میں کمی و کوتاہی تلاش کر کے اس کمی کو دور کرنے کی کوشش کریں، کیونکہ ہو سکتا ہے آپ کی جانب سے خاوند کے حق میں کوتاہی ہو رہی ہو، اور آپ اس صحیح خیال نہ کرتی ہوں اس کے لیے آپ زیبائش نہ اختیار کرتی ہوں، اور اس کی ضروریات پوری کرنے میں لیت و لعل سے کام لیتی ہوں.

اس کے ساتھ ساتھ آپ مزید صبر و تحمل سے کام لیں کیونکہ صبر و تحمل میں ہی خیر کثیر اور بہتر انجام پایا جاتا ہے.

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

{صبر کرو یقیناً اللہ تعالی صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے}. الانفال (46).

اور فرمان باری تعالی ہے :

{یقیناً جو تقوی اختیار کرے اور صبر کرے تو یقیناً اللہ تعالی صبر کرنے والوں کا اجر و ثواب ضائع نہیں کرتا}. یوسف (90).

اور ایک مقام پر اللہ رب العزت کا فرمان ہے :

{آپ صبر کریں یقیناً انجام متقیوں کے لیے ہی ہے}. ھود (49).

اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہمارے اور سب مسلمانوں کے حالات کی اصلاح فرمائے.

واللہ اعلم.